

ہوں خاکسار، پر نہ کسی سے ہے مجھ کو لاگ  
 نے دانہ فسادہ ہوں، نے دام چیدہ ہوں  
 جو چاہیئے، نہیں وہ مری فتدرو منزلت  
 میں یوسف بہ قیمتِ اول خریدہ ہوں  
 ہرگز کسی کے دل میں نہیں ہے مری جگہ  
 ہوں میں کلامِ نغز، وے ناشنیدہ ہوں  
 اہل ورع کے حلقے میں ہر چند ہوں ذلیل  
 پر عاصیوں کے زمرے میں، میں برگزیدہ ہوں  
 پانی سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح اسد  
 ڈرتا ہوں آتنے سے کہ مردم گزیدہ ہوں !

کے صحرا میں وہ ہرن ہوں،  
 جو شکاری کو دیکھ کر بدک گیا ہو۔  
 ہرن کی ایک خصلت یہ بھی ہے کہ  
 ایک مرتبہ شکاری کو دیکھ لے تو  
 کہیں چین نہیں پاتا۔ برابر چو کرٹیاں  
 بھرتا رہتا ہے کہ کہیں زد میں  
 نہ آجائے۔

۲۔ لغات :- جبر :- ظلم، زبردستی۔ ایک عقیدہ، جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے۔ اسے کسی قسم کا اختیار حاصل نہیں۔  
 اختیار :- جبر کے برعکس، یعنی انسان اپنے افعال میں مختار و آزاد ہے۔

شرح :- مجھے جبر کا قائل سمجھا جائے یا اختیار کا۔ مجبور قرار دیا جائے یا مختار لیکن میری درد مندی اور غمگینی میں قطعاً کوئی شبہ نہیں۔ اگر اختیار کا معاملہ ہو تو میری حالت اس آہ و فغاں کی سی ہے، جو درد کی حالت میں کھینچی یا کی جائے۔ اگر مجبور مین تو میری حالت اس آنسو کی سی ہے، جو بے اختیار ٹپکتا رہتا ہے۔